حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظات

حکیم الامت

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

بسلسلہ الافاضات الیومیہ من الافادات القومیۃ

ملفوظاتِ حکیم الامت

جلد نمبر ۱

از

حکیم الامت مجدد الملت حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

عنوانات

حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی مدظلہٗ

استاذ الحدیث دارالعلوم کراچی

ناشر:

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

061-540513
061-519240

E-MAIL: Ishaq90@hotmail.com // Website : www.Taleefat-e-Ashrafia.com

نام کتاب............ "ملفوظات حکیم الامت" جلد ۱
باہتمام.............. محمد اسحٰق عفی عنہ
تاریخ اشاعت.............. جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ
مطبع............... سلامت اقبال پریس ملتان

ملنے کے پتے

☆ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
☆ ادارہ اسلامیات انارکلی، لاہور
☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ
☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
☆ یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
☆ دارالاشاعت اردو بازار کراچی
☆ صدیقی ٹرسٹ لسبیلہ چوک کراچی نمبر ۵

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کیلئے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اس کی اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔

تاہم چونکہ یہ سب کام انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لئے پھر بھی کسی غلطی کے رہ جانے کا امکان موجود ہے۔

لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔

(ادارہ)

قرب تک پہنچتا ہے آگے کا طالب ہوتا ہے جو اس وقت حاصل نہیں وھکذا۔ غرض حضرت عاشق جنت سے ادھر نامرادی ہی رہتا ہے مگر وہ نامرادی ہی اس کی مراد ہے

گر مرادت راندلق شکرست ☆ بے مرادی نے مراد دلبرست

﴿اگرچہ تیری خواہش کیسی ہی شیریں اور عمدہ ہے۔ مگر کیا (ہر وقت اپنے کو بے مراد سمجھ کر آگے ترقی کا طالب رہنا یہ) بے مرادی محبوب کی خواہش نہیں ہے﴾۔

اور بعض کو تو یہاں تک غلو ہو گیا ہے کہ انہوں نے یہ حکم لگا دیا ہے کہ جنت میں بھی یہی نامرادی اور بے چینی ہوگی۔ مگر یہ محض غلط ہے۔ وہاں بالکل سکون ہوگا اس غلطی کا منشاء یہ ہے کہ تجلیات لاتناہی ہیں وراء الوراء ثم وراء الوراء تو ہر تجلی پر اس کی طلب بڑھتی رہے گی اور چونکہ وہ لاتناہی ہیں تو اس آگے کے انتظار میں بے چینی ہوگی لیکن یہ حقیقت کے خلاف ہے اس لئے کہ جتنی طلب ہوگی چونکہ وہاں اس کی استعداد بھی ہوگی اس لئے وہ اول ہی بار عطا فرما دی جائے گی اور اس سے آگے جو عطا ہوگی وہ بلا طلب عطا ہوگی اس لئے اس کا انتظار ہی نہ ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ یہاں طلب زیادہ ہے استعداد کم! اس لئے عطا میں دیر ہوتی ہے وہاں استعداد سے زیادہ طلب ہی نہ ہوگی۔ اسلئے نہ انتظار ہوگا نہ بے چینی غرض جنت میں بے چینی نہ ہوگی۔

ملفوظ ۱۰۶: امور تکوینیہ مجذوبین کے سپرد کرنے کی حکمت

ایک اہل علم کے سوال کے جواب میں فرمایا! کہ تکوینی کارخانہ مجذوبین سے متعلق کرنے میں یہ حکمت ہے کہ ان میں عقل نہیں ہوتی اس لئے تشریع کے مکلف نہیں ہوتے اور ان کی بعض خدمتیں شرع پر منطبق نہیں ہوتیں مثلاً اگر مسلمانوں اور کافروں میں مقابلہ ہو تو مسلمانوں کا غلبہ مقصود تشریعی ہے اور ایسا ہونا بعض اوقات خلاف مصلحت اور حکمت ہوتا ہے اسلئے ایسی جماعت کے سپرد کیا گیا جس کو اس سے کچھ بحث نہیں اور ایسا کام سالک کب کر سکتا ہے اور اس کو کیسے جائز ہوتا۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی فرمایا کہ میرا رجحان پہلے اس طرف تھا کہ مجذوبین اجتہاد نہیں

کرتے محض امر صریح کے متبع ہیں اور ملائکہ کے متعلق بھی یہی خیال تھا کہ وہ محض نصوص کے متبع ہیں مگر حدیث جبریل انه دس الطین فی فم فرعون مخافة ان تدرکه الرحمة ﴿جبریل علیہ السلام فرعون کے منہ میں گارا اس لئے ٹھونس رہے تھے کہ کہیں رحمت حق اس پر متوجہ نہ ہو جائے﴾ (روایۃ بالحاصل) سے نیز حدیث: القاتل التائب من الذنب اختلف فیه ملائکة الرحمة والعذاب ﴿جس قاتل نے گناہ (قتل) سے توبہ کر لی تھی (بعد مرنے کے) رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں اسکے بارہ میں اختلاف ہوا﴾ سے اس طرف رجحان ہو گیا کہ ملائکہ اجتہاد بھی کرتے ہیں وکذا المجذوبین وزادالرجحان بقصة الاشراقی ان المجذوبین مختلفون فی احکام بقاء السلطنة وتبدلها ۔﴿جو ملائکہ کا حال ہے یہی حال مجذوبین کا ہے اور اشراقی صاحب (جو حضرتؒ کے زمانہ میں ایک مجذوبؒ تھے) کے قصہ سے یہ خیال اور بڑھ گیا کیونکہ وہ فرماتے تھے کہ مجذوبوں میں اس میں اختلاف ہے کہ انگریزی سلطنت باقی رہے یا اس کو بدل دیا جائے﴾۔

ملفوظ ۱۰۷: وعظ کے اندر روانی نہ ہونا بھی حکمت ہے

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت میں جب وعظ بیان کرتا ہوں تو بیان کے وقت روانی نہیں ہوتی اور یہ بات تھوڑے ہی دنوں سے پیدا ہوئی ہے اس سے پیشتر خوب روانی ہوتی تھی فرمایا کہ اگر کسی کے کلام میں روانی نہ ہو لیکن روانی نہ ہونے کا سبب خوف آخرت ہو وہ تو عین مطلوب اور ممدوح فی الحدیث ہے۔ لیکن اگر خوف آخرت بھی سبب نہ ہو بلکہ کسی اور وجہ سے ہو تو اس کے مصالح پر نظر کر کے یہ حالت بھی مغتنم ومبارک ہے کہ جیسے سبب سے مسبب کا حدوث ہوتا ہے ایسے ہی بعض اوقات مسبب سے سبب پیدا ہو جاتا ہے۔ پس توقع ہے کہ اس عدم روانی سے جو کہ بعض اوقات مسبب ہوتا ہے۔ خوف آخرت سے خود سبب یعنی خوف آخرت بھی پیدا ہو جائے۔ جیسا کہ حسیات میں بھی بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ کھانا مسبب اور رغبت اس کا سبب ہے لیکن بچے کا جب دودھ چھڑایا جاتا ہے تو غذا اس واسطے دیتے ہیں تاکہ اس سے اس کا سبب یعنی رغبت پیدا ہو جائے۔